لڑکی اور کھمبیاں

لیو ٹولسٹوئے

گرمیوں کی ایک خوشگوار صبح دو چھوٹی چھوٹی بہنیں (ان میں سے ایک بہن دوسری سے کچھ بڑی) کھمبیاں جمع کرکے گھر جارہی تھیَ ۔ ان کی ٹوکریاں کھمبیوں سے بھری ہوئ تھیں، اور دونوں بے فکری سے گاتی ہوئی اپنا چھوٹا سا سفر طے کررہی تھیں۔

راستے میں ایک پُشتہ پڑتا تھا۔ جِس پر ریل کی پٹری تھی۔ لڑکیا ں پشتے پر چڑھیں، اِدھر اُدھر دیکھا که کہیں ریل تو نہیں آرہی ، اور جب انہیں نه ریل نظر آئی نه انجن کی سیٹی سنائی دی، توانہوں نے ریل کی پٹری پار کرنے کی تیاری کی۔ ٹھیک اس وقت جب وہ پٹری پار کرنے کے لیے قدم اٹھارہی تھیں انہیں ریل کی سیٹی سنائ دی۔

بڑی بہن گھبراہٹ میں جدھر سے آئی تھی ادھر، دوڑنے لگی۔ وہ سمجھی تھی که اس کی چھوٹی بہن بھی اس کے پیچھے پیچھے آرہی ہوگی۔ مگر جب اس نے مُڑ کر دیکھا تو چھوٹی لڑکی نه صرف اس کے پیچھے نہیں تھی بلکه ریل کی پٹڑی کے بیچ میں کھڑی تھی۔

یه دیکھه کر بڑی بہن کی تو جیسے جان نکل گئی۔ وہ چلائی "بھاگو، ارے بھاگو!" مگر چھوٹی بچی کو بہن کی بات سنائی نہیں دی۔ وہ تو اپنی بھاری کھمبیوں کی ٹوکری سنبھالے پٹری کو پار کرنے کی کوشش میں مصروف تھی۔ اتنے میں' جب که اس کی بہن کی خوفزدہ آنکھیں اس پر جمی ہوئ تھیں، چھوٹی لڑکی پٹری کے بیچ میں گرپڑی۔ اورکھمبیاں اس کی ٹوکری سے نکل کر پٹری پر بکھر گئیں۔

اوراب وہ ننھی لڑکی پٹری کے بیچ میں بیٹھ کر بکھری کھمبیوں کو جمع کرنے اور اُنہیں واپس ٹوکری میں ڈالنے لگی۔

لڑکی کی بڑی بہن نے جو خوف سے سکتے کے عالم میں تھی، جب ریل کے پہیوں کو بچی کے قریب آتے دیکھا تو اسے ہوش آگیا۔ وہ چلائی "کھمبیوں کو چھوڑو! بھاگو! میرے پاس آجاؤ!

مگر بچی کو بہن کی بات سنائی نہیں دی۔ کیونکه اس کا پورا دھیان توکھمبیوں میں تھا جنھیں وہ اکٹھا کر رہی تھی۔

اب ریل کے ڈرائیور کی نظر سامنے پٹری پر بیٹھی بچی پر پڑی۔ اس نے گھبرا کر زور سے سیٹی بجائی، مگر اس کا کوئ اثر نہیں ہوا اور بچی بدستور کھمبیاں جمع کرنے میں لگی رہی۔ یه

لمحات جو لڑکی کی بڑی بہن اور ریل کے ڈرایور، دونوں کے لیے ہیبت ناک (خوفناک) تھے، بچی کی توجہ کھمبیوں کو اکٹھا کرنے سے ہٹانے میں بالکل بے کار ثابت ہوئے!

گاڑی روکنے میں ڈرائیور کی کوششیں ناکام رہیں، اور ریل بچی کے اوپر سے گزر گئی۔

جب آخر ڈرائیور گاڑی کو روکنے میں کامیاب ہوا تو وہ انجن سے نکل کر گاڑی کے آخری ڈبے کی طرف دوڑا۔ وہاں اُس نے، ریل کے مسافروں نے، اور بچی کی بڑی بہن نے دیکھا کہ ننھی لڑکی کا منہ نیچے اور اس پر اُس کا بالکل ساکت جسم پٹری کے بیچ میں پڑا ہوا ہے۔

اور پھر، بچی نے اپنا سر اُٹھایا اور جلدی جلدی پٹڑی پر پھیلی باقی کھمبیاں سمیٹنے لگی۔

اب اس کی بڑی بہن دوڑی ہوی آئی اور روتے ہوئے چھوٹی بہن کو گلے لگا لیا۔ آنسوئوں کے باوجود دونوں کے گالوں پر خوشی کی لہریں صاف نظر آرہی تھیں۔

اور پھر دونوں بہنوں نے مل کر جلدی جلدی باقی بکھری ہوئی کھمبیاں جمع کیں، انہیں ٹوکری میں ڈالا، اور پھر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر خاموشی سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگئیں۔ شاید وہ اس وقت خیالات کے ذریعے ان ہی تجربات سے گزر رہی تھیں جن سے وہ تھوڑی دیر پہلے حقیقت میں گزری تھیں۔

۔بہت تھوڑے وقت میں ان دونوں لڑکیوں نے وہ دانائی پالی تھی جو اتنی کم عمری میں دستیاب ہونی مشکل ہے۔

****

لیو ٹولسٹئوے ,(1910 سے 1828) جنہوں نے یہ کہانی لکھی تھی ،

ایک معروف روسی ادیب تھے۔ ان کا تعلق ایک اونچے، امیر گھرانے سے تھا۔ چنانچہ وہ زمین کے ایک بڑے قطعے کے مالک بھی تھے۔ ٹولسٹئوے کے تیرہ بچے تھے، اور ایک عدد بیوی تھیں جن کا انتقال شوہر کے مرنے کے بعد ہوا۔ اگرچہ ٹولسٹوئے امیربھی تھے اور مشہور بھی، ان کا دل امارت اور شہرت سے بھر گیا تھا۔ انھوں نے غریب کسانوں کے بچوں کے لیے اسکول کھولا تھا، اس کے علاوہ وہ اور طرح سے بھی ضروت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ بچوں کے لیے انہوں نے کئی کہانیاں لکھی تھیں۔

ان میں سے ایک آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ آگے اُن کی دو کتابوں کے نام ہیں جن کا شمار دنیا کے عظیم ترین ناولوں میں کیا جاتا ہے

1. War and Peace; 2. Anna Karenina.

آمنہ اظفر

****